نہیں جیب کفن میں ہوتی

پروفیسر محمد حمزہ نعیم، جھنگ

اس طرح تو آدمی خود آدمی رہتا نہیں
صاحبِ ایمان کیا انسان بھی رہتا نہیں

ہر طرف این آر او کا شور مچا ہوا ہے، ہر دوسرے چوتھے روز اخباروں میں اس عنوان پر مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں: اگر سیاسی لیڈروں کی بیرون ملک جمع کرائی دولت پاکستان میں لائی جائے تو کوئی غریب نہ رہے، یہ صرف آج کی بات نہیں، پہلے بھی کمزور ایمان لوگ کہا کرتے تھے: ''یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ'' کاش! ہمیں بھی ایسی دولت ملتی، جیسی قارون کو ملی ہے، وہ تو بڑا خوش نصیب ہے''۔ مگر پختہ ایمان لوگ کہہ رہے تھے: ''وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ'' ۔ (اللہ کے بندو! اس حرام مال اور اس کے جمع کرنے والے مسٹر ٹین پرسنٹ پر نظر مت لگاؤ) ''اللہ کا دیا ہی خیر کا ذریعہ ہوتا ہے''۔

کیا کبھی کسی نے نانِ شعیر پر حیدر کرارؓ کو اور حسنین کریمینؓ کو شکوہ کرتے سنا؟ اس کے خلاف ابوذرؓ تو دو وقت سے زائد کے لئے روٹی رکھنے کے روادار نہ تھے۔ نبی ﷺ کے خلیفہ بلافصلؓ دنیا سے رخصتی کے وقت پرانے کپڑوں میں کفن کا حکم فرما کر جا رہے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظمؓ پیوند لگے جوڑے کے ساتھ بیت المقدس کے خزانوں کی چابیاں سنبھال رہے ہیں۔ خلیفہ راشد سیدنا حضرت عثمانؓ......غنی کہلاتے ہیں، مگر مال کہاں لگ رہا ہے؟ ہزاروں نقد دے کر اہل مدینہ کے لئے کنواں خرید رہے ہیں، مسجد نبوی کی توسیع پر مال خرچ کر رہے ہیں، جیشِ عسرت پر خوانے لٹا رہے ہیں، ان کی سخاوت پر نبی مکرم ﷺ اپنی رضا کی مہر لگا رہے ہیں اور رب العالمین سے بھی اس کی رضا کی مہر لگانے کی درخواست کر رہے ہیں اصحاب رسول علیہ السلام کی اکثریت فقراء پر مشتمل ہے، لیکن کسی کو شکوہ نہیں، پیوند کپڑوں اور ٹوٹے جوتوں والے مجاہد چیتھڑوں میں لپٹی تلواروں سے جب قیصر و کسریٰ کی افواج قاہرہ پر حملہ آور ہوتے ہیں تو ان کے رستم جیسے مشہور پہلوان جان بچانے کے

بہانے تلاشتے ہیں۔ نانِ جویں بھی پیٹ بھر کر نہ کھانے والے فقیروں کے سامنے پناہ نہ پاکر رستم جیسے سالار دریا میں چھلانگ لگاتے اور پھر انہی فقیروں کے ہاتھوں گھسیٹ کر دریا سے نکالے، پھر مارے جاتے ہیں۔ مالِ غنیمت میں لاکھوں بلکہ بے انتہاء قیمتی شاہی تاج ہاتھ میں لے کر آنے والا مجاہد منہ لپیٹ کر امیر کی خدمت میں اسے لا پھینکتا ہے، امیر اس تاج شاہی کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوکر لانے والے مجاہد کو پکارتا ہے: تیرا نام تیرے باپ کا نام کیا ہے؟ جواب ملتا ہے: جس کی رضا کے لئے میں نے مالِ غنیمت میں خیانت نہیں کی، وہ میرا اور میرے باپ کا نام جانتا ہے۔ جی ہاں!

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر

آج حب مال و جاہ کا لاعلاج مرض ہر مسلمان کو کھا رہا ہے، الا ماشاء اللہ۔ کوئی دبئی اور کوئی سوئس بینکوں کے پیٹ کو اپنا پیٹ سمجھ کر بھر رہا ہے اور کوئی صلیبیوں، یہودیوں کی بے پایاں خدمات انجام دے کر ڈالروں کی ذلت وصول کر رہا ہے۔ جن کے ہاتھ میں کچھ نہیں، وہ صبح شام ’’یٰلیت لنا مثل ما اوتی قارون‘‘ کی تسبیح پڑھ رہے ہیں، انہیں بھی یقین نہیں کہ ایک قارون تو موسیٰ کلیم کی بددعا کی وجہ سے سارا مال سر پر رکھ کر زمین برد ہوا، لیکن باقی اکثر قارون یا قارون کے ہم سیرت مرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

ساری عمر کئے اکٹھے ہیرے جوہر موتی
مرتے دم معلوم ہوا نہیں جیب کفن میں ہوتی

میرے نصیب میں میرے پیٹ میں وہی کچھ جائے گا جو مالک نے لکھ دیا ہے، مقدر سے زیادہ مجھے مل نہیں سکتا، مگر ’’ثواب اللہ خیر لکم،، اللہ کی دین ہی بہترین ہے اللہ کے بندو! اللہ پر نظر رکھو، اس کی نافرمانی سے بچو، نبی ﷺ کی فرمانبرداری اختیار کرو، اصحابؓ نبی کو دیکھو، جب اللہ کا نام اور نبی ﷺ کی اطاعت کا علم لے کر نکلے ہیں تو خاقانِ چین ان کا پانی بھرتا نظر آیا، شاہ فرانس جزیہ دے کر ان کو حاکم تسلیم کر رہا ہے، مشرق سے مغرب اقصیٰ یعنی اس زمانہ کی آباد دنیا جزائر مراکش تک علم اسلام لہرا رہا ہے، جنگلی درندے ان کے حکم سے جنگل خالی کر کے بھاگ رہے تھے، ان کو ڈالروں کی ہوس نہیں تھی، ان کو اللہ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی ہوس تھی، وہ کامیاب ہوئے۔ ہے کوئی ان کے قدموں پر قدم بڑھانے والا؟۔

☆☆....☆☆